{يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۭ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ .}[التوبۃ73:9]

اے غیب کی خبریں دینے والے! کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجیے اور ان پر سختی کیجیے اور ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور کتنی بری پلٹنے کی جگہ ہے۔

# آئینِ جواں مرداں حق گوئی وبے باکی

## (علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمۃ کی یاد میں)

مجلس علماء نظامیہ پاکستان
مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری دروازہ لاہور

جب عشق سکھاتا ہے آدابِ خود آگاہی
کھلتے ہیں غلاموں پر اسرارِ شہنشاہی

عطارؔ ہو رومیؔ ہو رازیؔ ہو غزالیؔ ہو
کچھ ہاتھ نہیں آتا بے آہِ سحر گاہی

نومید نہ ہو ان سے اے رہبر فرزانہ
کم کوش تو ہیں لیکن بے ذوق نہیں راہی

اے طائرِ لاہوتی اُس رزق سے موت اچھی
جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللٰہی

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں رُوباہی

**آغازِ سخن:** اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اچھے اخلاق واعمال کی تکمیل کے لیے مبعوث فرمایا۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ صَالِحَ الْأَخْلَاقِ۔" (مسند احمد، حدیث:8952) بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے اس لیے بھیجا ہے کہ مَیں اچھے اخلاق (وافعال) کو مکمل کر دوں۔

رسول اللہ ﷺ نے جو اچھے اخلاق تعلیم فرمائے اُن میں سے ایک "دینی غیرت" ہے۔ "غیرت" کا مفہوم ہے: "انسان حساس اُمور میں حمیت و جرأت کا مظاہرہ کرے، اِسی طرح اپنے گھر والوں سے متعلق بے حیائی کی باتوں پر جذباتی ہو"۔

یہ وصف اللہ تعالیٰ کو اس قدر محبوب ہے کہ وہ بھی اپنی شان کے مطابق غیرت فرماتا ہے، بلکہ سب سے زیادہ غیرت وہی فرماتا ہے، اور اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ غیرت مند شخصیت رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے۔

# اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول ﷺ کی غیرت

**اللہ تعالیٰ کی غیرت:** کوئی بھی ایسا وصف جو اللہ تعالیٰ کی صفت بھی ہو اور بندوں میں بھی پایا جائے، بندوں کے حق میں اُس کا معنی وہ ہوتا ہے جو بندوں کے لائق ہے اور اللہ تعالیٰ کے حق میں وہ معنی ہوتا ہے جو اُس کے شایانِ شان ہے۔

اللہ تعالی کا یہ حق ہے کہ بندہ صرف اُسی کی اِطاعت کرے، نیز اُس کے حکم کے مطابق اُس کا پیغام پہنچانے والوں کا اتباع کرے۔ جب بندہ شیطان کا اتباع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم کے برعکس بے حیائی کا کام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی شان کے مطابق "غیرت" فرماتا ہے اور بندے کی اِس بات کو سخت ناپسند کرتا ہے۔ سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ المَدْحُ مِنَ اللهِ، وَلِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ.» (صحیح بخاری، حدیث:4634) اللہ تعالی سے زیادہ غیرت فرمانے والا کوئی نہیں، اِسی لیے اُس نے ظاہری و باطنی بے حیائیوں کو حرام فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالی سے بڑھ کر کسی کو اپنی تعریف پسند نہیں (کیونکہ صرف وہی ہے جو ذاتی طور پر حمد کا مستحق ہے)، اِسی لیے اُس نے خود بھی اپنی مدح فرمائی ہے۔

**رسول اللہ ﷺ کی غیرت:** ایک موقع پر سیدنا سعد بن عُبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: "اگر میں کسی شخص کو اپنی بیوی کے پاس دیکھوں تو تلوار سے اُس کا سر اُتار دوں گا"۔ آپ ﷺ نے فرمایا: «أَتَعْجَبُونَ مِنْ غَيْرَةِ سَعْدٍ، لَأَنَا أَغْيَرُ مِنْهُ، وَاللهُ أَغْيَرُ مِنِّي.» (صحیح بخاری، حدیث:6846) کیا تمھیں سعد کی غیرت پر تعجب ہو رہا ہے؟ ضرور مَیں سعد سے زیادہ غیرت مند ہوں اور اللہ تعالی (اپنی شان کے مطابق) مجھ سے بھی زیادہ غیرت فرمانے والا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی غیرت کی ایک جھلک اُس موقع پر بھی سامنے آئی جب آپ نے کچھ لوگوں کو دین کے بنیادی اُصول کے بارے میں بحث کرتے دیکھا۔ راوی فرماتے ہیں: فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ، حَتَّى كَأَنَّمَا فُقِئَ فِي وَجْنَتَيْهِ الرُّمَّانُ... (جامع ترمذی، حدیث:2133) (دینی اُمور میں بے جا بحث پر) غصے سے آپ ﷺ کا چہرۂ اقدس یوں سرخ ہو گیا جیسے رخساروں پر انار نچوڑا گیا ہو۔

# مومن کی غیرت

اللہ عزوجل بندوں سے محبت بھی فرماتا ہے اور جبار و قہار ہونا بھی اُس کی صفات سے ہے۔ اپنی فرماں برداری پر اتنی رحمت کہ جس کی انتہا نہیں، اور نافرمانوں پر اس قدر غضب و غیرت کہ اس کی بھی انتہا نہیں۔ اللہ عزوجل پسند فرماتا ہے کہ اس کے بندوں میں بھی اُس کی پسندیدہ صفات پائی جائیں، اپنی ذات اور دنیا کا معاملہ ہو تو بندہ نرمی اور معافی اختیار کرے اور دینی غیرت کی بات ہو تو شدت و حمیت اور جرأت و استقامت سے کام لے، دین کے معاملے میں سُستی اور مداہنت نہ کرے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں: «الْمُؤْمِنُ يَغَارُ وَاللَّهُ أَشَدُّ غَيْرًا» (صحیح مسلم، حدیث: 7175) مومن غیرت مند ہوتا ہے اور اللہ تعالی سب سے بڑھ کر غیرت فرمانے والا ہے۔ اقبال علیہ الرحمہ نے خوب فرمایا:

ہو حلقۂ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزمِ حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

جباری و قہاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں

**غیرتِ دینی سے متعلق بے مثال شانِ فاروقی:** دین کی خاطر استقامت، پختہ رائے، جرأت و غیرت اور دلیری سے متعلق جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو پوری امت میں امتیازی شان حاصل ہے، لُطف یہ کہ اُن کی اِس خوبی کا ذکر خود رحمتِ عالم ﷺ نے تعریف کے انداز میں فرمایا ہے۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روای ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ ، وَأَشَدُّهُمْ فِي دِينِ اللهِ عُمَرُ ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ ، وَأَقْضَاهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَأَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللهِ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ، أَلَا وَإِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينًا ، وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. (جامع ترمذی، حدیث:3790، سنن ابن ماجہ، حدیث:154 واللفظ لہٗ) یعنی میرا ابو بکر میری پوری اُمت میں اُمت کے لیے سب سے زیادہ رحمت (وشفقت) والا ہے، عمر فاروق میری اُمت میں دین کی خاطر سب زیادہ قوت (وجرأت) والا ہے، پیارے عثمان کی شانِ حیا سب سے بے مثال ہے، حیدر کرار اُمت کا سب سے بڑا قاضی ہے، ابی بن کعب سب سے بڑا قاری ہے، معاذ بن جبل حلال و حرام کا سب سے بڑا عالم ہے، زید بن ثابت کو وراثت کے علم میں نرالی شان حاصل ہے، سنو! ہر اُمت میں ایک امین (اعلی شان والا دیانت دار) ہوتا ہے، اِس اُمت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہے۔ رضی اللہ تعالی عنہم۔

**قلبِ فاروقی کی کیفیت:** سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دل کی کیفیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "وَاللهِ لَقَدْ لَانَ قَلْبِي فِي اللهِ حَتَّى لَهُوَ أَلْيَنُ مِنَ الزُّبْدِ، وَلَقَدِ اشْتَدَّ قَلْبِي فِي اللهِ حَتَّى لَهُوَ أَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ "(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء لابی نعیم) قسم بخدا! یقیناً اللہ کی خاطر میرا دل اس قدر نرم ہوا کہ وہ جھاگ سے بھی زیادہ نرم ہو گیا، اور یقیناً اللہ کی خاطر میرے دل میں ایسی شدت آئی کہ وہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو گیا (یعنی نرمی بھی اللہ تعالی کی رضا کے لیے اور سختی بھی اللہ تعالی کی رضا کے لیے)۔

**اسلام قبول کرتے ہی قوتِ دینی کا اظہار:** رسول اللہ ﷺ نے جب اعلانِ نبوت فرمایا تو ابتدائی طور پر اللہ تعالی کی طرف سے جہاد اور کفار کو ترکی بترکی جواب دینے کا حکم نہیں تھا، اِس لیے آپ ﷺ سرِ عام اللہ تعالی کی عبادت کرنے کے بجائے غاروں اور گھر میں ہی عبادت کے اندر مشغول رہتے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو اللہ تعالی نے دین کے مسئلہ میں ایسی جرأت و قوت سے نوازا تھا کہ اِسلام لاتے ہی عرض کرنے لگے: أَبُرْزٌ! أَتُعْبَدُ اللَّاتُ جَهْرًا وَنَعْبُدُ اللهَ سِرًّا؟ یارسول اللہ! جب جھوٹے خداؤں کی عبادت سرِ عام ہو رہی ہے تو ہم سچے رب کی عبادت چھپ کر کیوں کریں؟ آپ حرم میں تشریف لائیں اور سب کے سامنے اللہ تعالی کی عبادت کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (ابھی اللہ تعالی کی طرف سے اِس کا حکم نہیں) جب مسلمانوں کی خاطر خواہ تعداد ہو جائے گی تو اللہ کے حکم سے ایسا ہی ہو گا۔ وہ عرض کرنے لگے: حَسْبُكَ اللهُ وَأَنَا. آپ تشریف لائیے، اللہ تعالی اور مَیں آپ کے لیے کافی

ہیں۔(ویسے تو اللہ تعالی "مَیں" (انانیت) کو سخت ناپسند فرماتا ہے، مگر جناب عمر کی یہ "مَیں" بھی اللہ کے دین کے لیے تھی، چنانچہ) باری تعالی نے اِسے اتنا پسند فرمایا کہ تائید میں آیت مبارکہ نازل فرمائی اور حرم میں نماز کی اِجازت دی: يَٰٓأَيُّهَا النَّبِيُّ حَسۡبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الۡمُؤۡمِنِينَ. [الانفال8:64] اے غیب کی خبریں دینے والے! اللہ تعالی آپ کو کافی ہے اور آپ کی پیروی کرنے والے مسلمان (اللہ کی توفیق سے) کافی ہیں۔(مفاتیح الغیب، المعروف تفسیر کبیر)

سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ خود فرماتے ہیں: ہم دو صفوں کی صورت میں حرم شریف کی طرف روانہ ہوئے، ایک صف میں سید الشہدا جناب امیر حمزہ رضی اللہ تعالی عنہ تھے، دوسری صف میں مَیں تھا۔ جب ہم مسجد میں داخل ہوئے تو قریش مجھے اور جناب امیر حمزہ کو دیکھ کر نہایت پریشان ہوئے۔ "فَسَمَّانِي رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ الْفَارُوقَ، وَفَرَّقَ اللهُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ" رسول اللہ ﷺ نے اُسی دن مجھے "فاروق" کے لقب سے نوازا اور اللہ تعالی نے حق و باطل کے درمیان فرق واضح کر دیا۔(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء)

**غیرتِ فاروقی بزبانِ نبوی:** سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جان رحمت ﷺ نے فرمایا: (مفہوم) مَیں نے خواب میں جنت کا نظارہ کیا، وہاں ایک محل دیکھا۔ مَیں نے پوچھا: "یہ محل کس کا ہے؟" بتایا گیا کہ عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَكَ۔ "مَیں نے چاہا کہ اندر داخل ہو کر نظارہ کروں، مگر اے عمر! مجھے تیری غیرت یاد آگئی (جس کی وجہ سے مَیں اندر نہیں گیا)"۔ راوی کہتے ہیں: سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ رونے لگے، اور کہا: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ! أَعَلَيْكَ أَغَارُ. (صحیح بخاری، حدیث:3679) یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا آپ کے تشریف لے جانے سے مجھے غیرت ہوتی؟ (ہرگز نہیں، یہ سب انعامات آپ کے قدموں کی برکت سے ہی ہیں)۔

# دینی غیرت اور مولانا خادم حسین رضوی

گزشتہ سطور میں مذکور ہوا کہ دین کی خاطر غیرت کو اللہ تعالی اور اُس کے حبیب ﷺ پسند فرماتے ہیں۔ گزشتہ عرصے میں جن شخصیات نے اُمت مسلمہ کی دینی غیرت کو بیدار کیا ہے اُن میں سرِ فہرست نام امیر المجاہدین شیخ الحدیث مولانا حافظ خادم حسین رضوی رحمہ اللہ تعالی کا ہے۔ اللہ تعالی نے آپ کے لہجے میں بھی ایسی غیرت رکھی تھی کہ دنیا بھر کے عاشقانِ رسول، حتی کہ جو لوگ پنجابی یا اُردو نہیں سمجھتے، وہ بھی اُن کی گفتگو سُن کر جھوم اُٹھتے۔

**سوانحی خاکہ:** شیخ الحدیث مولانا حافظ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ 3 ربیع الاول، 1386ھ / 22 جون، 1966ء کو "نکہ توت" ضلع اٹک میں حاجی لعل خان صاحب علیہ الرحمہ کے گھر پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم آبائی گاؤں کے سکول میں حاصل کی، بعد ازاں جہلم میں قرآن کریم حفظ کرنے کے بعد دینی علوم کی عظیم درس گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور میں داخل ہوئے۔ اس جامعہ سے دینی علوم کی تکمیل کے بعد ۱۴۰۸ھ / 1988ء میں اکابر کے ہاتھوں دستار فضیلت حاصل کی۔

فراغت کے دو سال بعد سے 2015ء تک اپنے مادرِ علمی جامعہ نظامیہ رضویہ میں ہی دینی علوم کی تدریس فرماتے رہے اور شیخ الحدیث کے منصبِ جلیل پر بھی فائز رہے۔ اس دوران 2007ء میں جامعہ نظامیہ رضویہ کے فضلا کی تنظیم "مجلس علماءِ نظامیہ پاکستان" کے مرکزی صدر بھی منتخب ہوئے۔

علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ شروع سے ہی اپنے خطابات، تدریس اور تحریر میں محبتِ رسول اور تحفظِ ناموسِ رسالت کا درس دیتے۔ یہ اُن کی تربیت کا اثر ہے کہ اُن کے شاگرد، مقتدی اور اُن کے ساتھ نشست و برخاست رکھنے والے بھی دینی اُمور، بالخصوص ناموسِ رسالت کے حوالے سے غیرت مند نظر آتے ہیں۔

اُن کی شہرت اُس وقت عروج پر پہنچی جب 2011ء میں شہیدِ ناموسِ رسالت ملک ممتاز حسین قادری رحمہ اللہ تعالی نے اُس وقت کے گورنر سلمان تاثیر کو ایک گستاخ عورت کی حمایت اور قانونِ تحفظِ ناموسِ رسالت پر تنقید کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا۔ اس وقت غازی ممتاز حسین قادری شہید علیہ الرحمہ کی اس کاوش کو خراجِ تحسین پیش کرنے اور اُمت مسلمہ میں تحفظِ ناموسِ رسالت کے حوالے سے بیداری مہم چلانے میں علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ پیش پیش رہے۔

2016ء میں ممتاز حسین قادری علیہ الرحمہ کے عدالتی قتل کے بعد بھی علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ نے اُمت میں غیرتِ دینی بیدار کرنے کی مہم کو جاری رکھا اور نفاذِ نظامِ مصطفیٰ اور تحفظِ مقامِ مصطفیٰ کے لیے "تحریک لبیک پاکستان" کے نام سے ایک سیاسی جماعت قائم کی اور تادمِ آخر اس کے امیر رہے۔

**محبت و تعظیمِ رسول:** علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کی شخصیت میں یہ وصف بہت نمایاں تھا کہ وہ نبی کریم ﷺ سے غیر مشروط اور بے پناہ محبت کرتے اور دوسروں کو بھی اِسی کا درس دیتے۔ یہی وجہ ہے کہ تدریس کے دوران کسی بھی فن کی کتاب ہوتی، کوئی بھی کلاس پڑھنے کے لیے موجود ہوتی اور کوئی بھی مسئلہ زیر بحث ہوتا، وہ بہر صورت محبت رسول اور تعظیم رسول کا کوئی نہ کوئی پہلو تلاش کر لیتے۔

اُن سے درسِ حدیث لینے والے جانتے ہیں کہ ایکسیڈنٹ سے پہلے اُنھوں نے کبھی بھی چار زانو درسِ حدیث نہیں دیا، حدیث پاک کے ادب کے پیش نظر ہمیشہ دوزانو، یا حفاظ کی طرح بیٹھ کر درسِ حدیث دیتے۔ دورانِ تدریس کئی بار آبدیدہ ہو جاتے۔

**غیرتِ دینی:** اُمت میں سب سے زیادہ دینی غیرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو نصیب ہوئی۔ اُن کے قدموں کی برکت سے اللہ تعالی نے علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کو اِس وصف میں کمال عطا کیا تھا۔ وہ یہ شعر کثرت سے پڑھا کرتے تھے:

نہ سر جھکا کے جیے نہ منہ چھپا کے جیے
ستم گر کی نظروں میں نظریں ملا کے جیے

ہم ایک دن کم جیے تو حیرت کیا
ہم اُن کے ساتھ تھے جو مشعلیں جلا کیے جیے

**کروں تیرے نام پہ جاں فدا:** شیخ الحدیث مولانا خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں بڑھاپے اور معذوری کے باوجود جس طرح تحفظِ ناموسِ رسالت کے لیے خدمات سر انجام دیں، اُن کے کردار سے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے ارشاد کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

حُدیبیہ کے مقام پر عروہ نے مسلمانوں کی ظاہری حالت دیکھ کر کہا تھا: اے محمد ﷺ آپ اِن کمزور حال مسلمانوں پر اعتماد نہ کیجیے، یہ مشکل حالات میں آپ کو چھوڑ جائیں گے۔ اُس کا یہ جملہ سن کر پیکر صدق ووفا سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت غصے اور جلال کی کیفیت میں سخت الفاظ سے مخاطب کر کے استفہام انکاری کے طور فرمایا: أَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْهُ وَنَدَعُهُ؟ (صحیح بخاری، حدیث: 2731) کیا تم سمجھتے ہو کہ ہم آپ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے (جب ہمارے ساتھ واسطہ پڑے گا تو دیکھو گے کہ ہم اُن کے قدموں پر کیسے جانیں نچھاور کرتے ہیں)!!!

گزشتہ رات جب شیخ الحدیث علامہ خادم حسین رضوی علیہ الرحمہ کے وصال کی خبر پہنچی تو پوری دنیا کے عشاقانِ رسول کی آنکھیں نم تھیں۔ ایسے لگتا ہے کہ اُنھیں کے بارے میں شاعر نے کہا تھا:

اہلِ چمن مجھ کو بہت یاد کریں گے
ہر شاخ پہ اُنگلیوں کے نشاں چھوڑ آیا ہوں

یقیناً وہ سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے ان اشعار کے مصداق تھے:

اُنھیں جانا اُنھیں مانا نہ رکھا غیر سے کام
للہ الحمد مَیں دنیا سے مسلمان گیا

نکیرین کرتے ہیں تعظیم میری
فدا ہوکے تجھ پر یہ عزت ملی ہے

قضا حق ہے مگر اس شوق کا اللہ والی ہے
جو اُن کی راہ میں جائے وہ جان اللہ والی ہے